© rasailojaraid.com

اطمینان قلب سکون کائنات کا آسمانی نسخہ

مولانا عارف صاحب سراجی ناظم جامعہ اسلامیہ کونڈرا گرانٹ ضلع بستی

ملک کی بدلی ہوئی انقلابی صورتحال اور عالم حاضر کی موجودہ سیاسیات پر آپ ایک نگاہ حقیقت نما ڈالیں تو یہ عظیم الشان حقیقت بے نقاب ہوگی اور اس واقعہ ثابتہ کے سامنے آپ کو سر تسلیم خم کرنا پڑے گا کہ اس وقت اگرچہ دنیا کے پاس مادی وسائل و ذرائع کی فراوانی ہے۔ سائنسی ارتقا اور اکتشافات جدیدہ نے انسان کے دامن مراد کو لعل و جواہر سے لبریز کر دیا ہے مگر بایں ہمہ اطمینان و سکون، چین، سلامتی اور بین الاقوامی امن واتحاد دنیا سے رخصت ہو گیا ہے اور تہذیب حاضر کی رنگینیوں اور رعنائیوں کے باوجود قلب وجگر کی گہرائیوں اور بین الاقوامی سیاست کی پہنائیوں میں بے اطمینانی، انتشار، بے چینی، خوف وہراس اور عالم گیر فساد و بدامنی کی خوفناک اور تاریک گھنگھور گھٹاؤں کا تسلط ہے اور ارشاد الٰہی "ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس" کے مطابق تجر وبر کی ساری کائنات انسانی بداعمالیوں کے باعث فساد وانتشار سے لبریز ہوگئی ہے۔

اطمینان وسکون، چین، سلامتی اور عالمی امن واتحاد کے مسئلے نے درحقیقت وقت کے اہم ترین اور بین الاقوامی مسئلے کی شکل اختیار کر لی ہے، ارباب فکر ونظر جانتے ہیں کہ دور حاضر کی بساط سیاست پر اطمینان قلب اور سکون عالم کا مسئلہ فوری حل طلب اور فوری جواب طلب مسئلہ بن کر چھایا ہوا ہے۔ تہذیب حاضر کے سائنسی ارتقا مادی عروج اور انسانی بلند پروازیوں نے دنیا کا جغرافیہ بدل دیا ہے۔ ایٹمی دور کی مشینی ایجادات مصنوعات اور اختراعات نے انسان کو ہوا میں پرواز کرنا سکھایا، اللہ کے بخشے ہوئے دل ودماغ اور قدرت کی عطا فرمودہ فہم وفراست اور حاضر دماغی سے کام لے کر اللہ کی مخلوق فضاؤں اور خلاؤں میں تیرنے لگی، سمندر کی بے پایاں گہرائیوں میں اور پہاڑوں کی ہزار ہا ہزار فٹ بلند چوٹیوں پر آج عظمت آدم اور سطوت اولاد آدم کا پرچم لہرا رہا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تہذیب کی دنیا میں چرچے ہیں مشینوں کے قبضہ ہے سمندر پر مالک ہیں زمینوں کے

مگر بااین ہمہ عظمت وجلال اور سائنسی ارتقا یہ کس قدر آفت عظمیٰ اور مصیبت کبریٰ ہے کہ آج ساری دنیا سکون و اطمینان اور چین، سلامتی کے لئے ترس رہی ہے۔ زوال آدم خاکی کا یہ کتنا عبرت ناک نظارہ ہے اطمینان و سکون کی وہ دولت گراں مایہ جو پروردگار کی طرف سے اس کے بندوں کو مفت اور بلا قیمت دستیاب ہوئی تھی وہ اس کی قدر نہ کرسکا اور معاشی خوشحالیوں کے باوجود اس نعمت عظمیٰ سے محروم کردیا گیا۔

علامہ اقبالؒ نے بالکل سچ فرمایا ہے

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی شب تاریک سحر کر نہ سکا

آج ساری کائنات امن کی متلاشی ہے اور عالم کے گوشے گوشے سے چین و شانتی کی بے قرار آرزوؤں کا ایک سیلاب عظیم ہے جو امنڈا چلا آرہا ہے۔ مگر امن وسکون کی دیوی جیسے روٹھ کر کسی پہاڑ کے غار میں روپوش ہوگئی ہو۔ اس کا دور دور تک پتہ نہیں ہے۔

امن وسلامتی کا نسخہ نہ امریکہ کے پاس ہے اور نہ روس وماسکو اس نسخہ کیمیا کی خبر رکھتے ہیں۔ احران مغرب اپنی سحر کاریوں اور شعبدہ بازیوں سے دنیا کو جہنم کا نمونہ بنا سکتے ہیں۔ مگر امن وسکون کی پیاسی دنیا کو سیراب کرنا ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ نازی ازم، فاشی ازم، امپیریلزم، ڈکٹیٹرشپ، لادینی جمہوریت، کمیونزم اور الحاد وبے دینی کی فضاؤں میں پلتے ہوئے انسانی دماغوں کے تیار کردہ دیگر ازمہائے باطل دنیا کو ڈالروں سے بھر سکتے ہیں آگ بجلی اور بارود کی توانائیوں سے کام لے کر سرسبز وشاداب اور آباد دنیا کو چشم زدن میں جلا کر خاک کرسکتے اور نمونہ جہنم بنا سکتے ہیں۔ مگر انتشار وبے چینی اور عالم گیر فتنہ وفساد کی آگ میں جلنے والے انسانوں کے لئے سکون وراحت اور چین وسلامتی کے اسباب وذرائع کو فراہم کردینے کا کوئی نسخہ ان کے پاس نہیں ہے۔ ظلم وستم کی مادی دنیا کی آہوں اور کراہوں کا جواب صرف اس علیم بذات الصدور پروردگار کے خزانہ غیب میں ہے۔ جو اپنے بندوں کا تنہا خالق اور ان کے تقاضاہائے قلب وجگر سے واقف ہے اسی کا فرستادہ نظام زندگی دنیا کے سکون اور آخرت کی نجات کا واحد ضامن ہے جس خدا نے آدم اور اولاد آدم کو نعمت وجود بخشا ہے وہی ان کے سکون واطمینان اور پرامن زندگی کا بھی ذمہ دار ہے اس آسمانی الٰہی نظام زندگی کے علم بردار قرآن کریم کے حیات افروز اور روح پرور نغمے ریگزار عرب سے براڈکاسٹ ہوئے اور تھوڑی مدت میں ساری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کائنات نغمات الٰہی کی عطر بیزیوں سے مشکبار ہوگئی۔

نہ ماسکو سے نہ پیرس سے اور نہ لندن سے　　چلے گی امن و امان کی ہوا مدینے سے

ذکر الٰہی باعث سکون قلب وجگر:

قرآن کریم سیرت رسول اور تاریخ امت کا مطالعہ کیجئے تو یہ عظیم الشان حقیقت بے نقاب ہو کر سامنے آجائے گی کہ اسلام کی میتھالوجی یاد حق اور ذکر رب العالمین کی پائیدار اور مضبوط بنیادوں پر قائم ہے اس سلسلہ میں اسلام وقرآن کا بنیادی' مرکزی نقطہ نظر یہ ہے کہ مرد مومن کی ساری جدو جہد اور تگ و دو کا منشا ارضائے الٰہی ہے اس کا مقصد زیست اور خلاصہ حیات خوشنودی رب العالمین ہے اس کی موت اور زندگی کا پورا سرمایہ ذات حق کے لئے قربان ہے۔ اس لئے اس کی نگاہ اسباب پر نہیں بلکہ اسباب کے خالق پر پڑتی ہے وہ رزق حلال کے لئے جدو جہد کرتا ہے اس کی نظر اسباب رزق کے بجائے خالق رزق پر رہتی ہے وہ بیماری میں حکیموں اور ڈاکٹروں سے دوائیں کراتا اور مشورے لیتا ہے مگر نگاہ شافی مطلق پر رہتی ہے وہ میدان جنگ میں دشمن کے سامنے سینہ سپر ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔ مگر درحقیقت ساری توجہ اسی ذات پر مرکوز رہتی ہے جس کے دست قدرت میں قوموں کی فتح وشکست کا پروانہ ہے۔ جو فضائے کائنات میں انقلاب لاتا' ہواؤں کے رخ بدلتا اور سمندر کی طوفانی موجوں کے دھارے کو پھیر دیتا ہے پس توجہ وانابت الی اللہ' ذکر الٰہی کی مشغولیت' ور یاد رب العالمین کی محویت مرد مومن کو غم امروز اور فکر فردا سے بے نیاز کر دیتی اور اس کے تصورات وجذبات میں ثبات وقرار کے خزانے بھر دیتی ہے۔ امیدوں کے مرکز اور توقعات کے ملجا وماویٰ کا دامن بسیط پا جانے کے بعد بندہ حق تفکرات عالم اور غم روزگار سے آزاد ہو جاتا ہے۔ ارشاد الٰہی "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب "(آگاہ وخبردار ہو جاؤ ذکر الٰہی اور یاد حق سے قلب وجگر کو دولت اطمینان نصیب ہوتی ہے) میں اسی عظیم الشان فلسفہ کی وضاحت فرمائی گئی ہے اس کی بہترین تشریح مشہور توحید پرست شاعر مولینا عبدالکریم صاحب مسلم نے "دیوان گلشن ہدایت" میں اپنے اشعار میں اس طرح فرمائی ہے۔

غم دنیائے تیرہ سے سیاہی دل پہ آتی ہے　　منور اس کو کرنا ہے تو رکھ عقبیٰ کا غم ہر دم

دوسری جگہ فرمایا:

دکھ درد وغم اس کا گیا جس نے پکارا یا خدا　　سختی میں میرے کام آ تجھ بن نہیں کوئی میرا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

درحقیقت محبوب کی یاد اور اس کے تذکرہ جمیل کی تکرار بے تابی عشق وارفتگی شوق، سوز جنوں، جذب دروں، بے تاب آرزوؤں، بیقرار تمناؤں اور سپردگی، قلب وجگر کا لازمی نتیجہ اور مظہر عظیم ہے یہی عاشق حقیقی اور طالب صادق کا سرمایہ زندگی اور خلاصہ حیات ہے۔ یادِ محبوب زندگی کا سہارا اور سکون جان ودل ہے۔

تری یاد ہے زندگی کا سہارا　　　　ترا ذکر وجہ سکون دل وجان

پھر اللہ کے وہ بندے جن کی ساری دوڑ دھوپ اور سعی وجہد رضائے حق کے لئے ہے جن کی موت وزندگی کا پیمانہ صرف قدرت حق کے اشاروں پر گردش کر رہا ہے جو معرکہ کارزار میں سربکف ہو کر طاغوت کی ساری قوتوں اور توانائیوں کو صرف اس لئے للکارتے اور دعوت مبارزت دیتے ہیں "لتکون کلمة الله هي العليا" (تاکہ اللہ کی زمین پر اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے) ان کے لئے یاد حق اور ذکر محبوب سے بڑھ کر اور کون سا وسیلہ اور ذریعہ چاہئے۔ اللہ کے سپاہی کا یہی سلاح جنگ اور کامیاب حربہ ہے جسے لے کر وہ کائنات کی ساری باطل قوتوں کو للکارتا اور فضائے عالم پر پروردگار کی کبریائی کا پرچم لہراتا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے سچ فرمایا ہے۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ　　　　مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

یاد الٰہی اور ذکر حق میں دعا، مناجات تضرع وزاری فریاد اور بیقرار سوال بھی شامل ہے۔ مفہوم بالا کی روشنی میں ارشاد رسول پر غور فرمائیے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"الدعاء سلاح المومنين" دعا اللہ کے مومن بندوں کا ہتھیار ہے" دعا بندگی کا خلاصہ اور نچوڑ ہے"

لاریب اسے دعا نہ کہیں گے جس میں یاد حق اور توجہ وانابت الی اللہ کی محویت اور استغراق کی کیفیت پیدا نہ ہو لاپرواہ دل اور غفلت شعار قلب سے نکلی ہوئی کوئی دعا نہ عرش معلیٰ سے ٹکرا سکتی ہے اور نہ دربار رحمت الٰہی سے قبولیت کا پروانہ لا سکتی ہے قبولیت دعا کے لئے خلوص قلب وجگر چاہئے انابت وتوجہ الی اللہ چاہئے۔ اضطراری کیفیت چاہئے پکارنے والا عشق الٰہی اور یاد محبوب میں بے تاب ہو کر پکارے تو یہ بے قرار پکار غیرت کردگار کو برانگیختہ کرتی اور رحمت پروردگار کو سیماب پا کر دیتی ہے قرآن کا مطالعہ کیجئے۔ ارشاد باری ہے۔

"امن يجيب المضطر اذا دعاه و يكشف السوء (اللہ کے علاوہ وہ کون سی ذات ہے جو بے چین و بے قرار فریادی کی فریاد کو سنتا اور تکلیف ومصیبت کو دور کر دیتا ہے)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پس اطمینان قلب اور سکون کائنات کا واحد نسخہ کیمیا یہ ہے کہ اللہ کے بندے اپنے اللہ کو صدق دل اور خلوص نیت سے یاد کریں اور غم امروز اور فکر فردا سے یکسو اور خالی الذہن ہو کر خیالات کو اسی ذات حق کی طرف متوجہ کرلیں' جہاں سے مصائب و آلام کی کالی گھٹائیں گرجتی اور چمکتی ہوئی چلتی ہیں اور کائنات کے سینے پر پانی کی بوندیں بن کر برستی ہیں اور موج بلا بن کر ہر بلند و پست کو گھیر لیتی ہیں۔

ذکر علامت بندگان حق؛

اسلام کے جاں باز سپاہی اور ایمان کے دھنی وہ اللہ کے مومن بندے جن کے رگ و ریشہ میں اللہ کی محبت پیوست ہو چکی ہے اور جن کی زندگی کا محور صرف رضائے الٰہی ہے ان کی ایک خاص پہچان قرآن نے بتلائی ہے اور وہ یہ کہ وہ یادالٰہی میں ایسے غرق رہتے ہیں کہ ان کے کائنات قلب و جگر میں یاد حق کے علاوہ اور کوئی یاد نہیں یاد محبوب سے ان کو اتنی فرصت کہاں کہ وہ غم امروز اور فکر فردا کے چکر میں پڑیں اس لئے لازمی طور پر ان کے دل و دماغ کی دنیا پر اطمینان و سکون کی سہانی اور ٹھنڈی چاندی چھائی ہوئی ہے۔

قرآن کا بیان ملاحظہ ہو۔

ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایت لاولی الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعود اوعلی جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار (آل عمران)

بے شک آسمانوں اور زمینوں کے نقش و نگار اور گردش روز و شب میں قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں ارباب فہم و بصیرت کے لئے جو اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہتے ہیں کھڑے کھڑے اور بیٹھے بیٹھے یا دن میں چلتے پھرتے ذکر الٰہی کا مسئلہ بہ آسانی سمجھ میں آجاتا ہے مگر "وعلی جنوبھم " لیٹے لیٹے پہلو کے بل ذکر الٰہی کی جو نوعیت اور کیفیت ذہن میں آسکتی ہے اس پر ذرا سا ٹھہر کر غور فرمائیے۔

رات کی تاریک اور سنسان فضاؤں میں جب کہ سارا عالم محو خواب ہوتا ہے اور جبکہ کائنات کا ذرہ ذرہ لیلائے شب کے آغوش میں مدہوش پڑا رہتا ہے' ایسی سنسان فضاؤں میں کچھ اللہ کے بندے اپنے بستر وں پر کروٹ بدلتے ہیں اور جس آقائے حقیقی نے دن کی روشنی پر اس خوفناک اور بھیانک کالی رات کو مسلط کر دیا ہے اسے بے اختیار یاد کرتے ہیں رات کی اسی تاریک فضا میں ان کی نگاہ آسمان پر پہنچتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے رات کی ٹھنڈی فضاؤں میں آسمان پر چاند اور ستاروں کی برات کا سفر جاری ہے چاند اپنا حسین و دیدہ زیب سایہ زمین پر نچھاور کر رہا ہے ستارے جھلملا رہے ہیں' شبنم کے قطرے گلاب کی پنکھڑیوں پر اس طرح چمک رہے ہیں جیسے موتی کے صاف وشفاف دانے' ان تمام رنگین و دل کش قدرتی مناظر کو دیکھ کر اللہ کے پاکباز مومن بندے کا قلب وجگر عشق الٰہی اور سوز و گداز محبت سے لبریز ہو جاتا ہے اور بیقرار ہو کر پکار اٹھتا ہے۔

''میرے رب' میرے پروردگار! زمین و آسمان کا اتنا عظیم الشان نظام شمسی و قمری آپ نے ہر گز لغو اور بیکار نہیں بنایا ہے آپ کی ذات ہر قسم کے عیوب و نقائص سے مبرا ہے تو ضروری ہے کہ آپ کا کوئی کام بھی فضول اور لایعنی نہ ہوگا' پس آپ ضرور کسی روز اس سارے نظام عالم کو درہم برہم فرمائینگے اور آخرت قائم ہوگی اور ذرے ذرے کا حساب ہوگا' اور اعمال نیک وبد کی جزا و سزا ملے گی پس اے بارالٰہی! ہمیں عذاب جہنم سے نجات دیدیجئے رات کی تاریکیوں میں جاگ کر اپنے پروردگار کو یاد کرنے والے اہل اللہ کا ذکر منیر نے یوں کیا ہے۔

بہت کم کھاتے پیتے ہیں بہت کم شب میں سوتے ہیں   منیر اوصاف ہوتے ہیں یہی اللہ والوں کے

اور شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال نے فرمایا ہے؛

پچھلے پہر کی کوئل وہ صبح کی مؤذن   میں اس کا ہمنوا ہوں وہ میری ہمنوا ہو
پھولوں کو جبکہ آئے شبنم وضو کرانے   رونا مرا وضو ہو نالہ مری دعا ہو

اور ایک دوسری جگہ فرمایا؛

پیش گردوں نالہء شب کے بھیجو سفیر   رات کے تاروں میں اپنے رازداں پیدا کرو

ضرب کلیم میں خود اپنے متعلق فرمایا؛

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی   نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی

موسم سرما کی خنک راتوں کی برفیلی ہوا ایسی بے نیام تھی جیسے تلوار' مگر بایں ہمہ خنکی اور برفیلی فضا لندن جیسے الحاد و بیدینی اور فواحش وبدکاری کے گہوارے میں میرے پچھلے پہر بیدار ہو جانے اور یاد الٰہی میں مشغول ہو جانے کے معمول میں فرق نہ آیا' آگے چل کر ارشاد فرمایا؛

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عطار ہو رومی ہو داری ہو غزالی ہو　　　　کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

رات کی خاموش اور سنسان فضاؤں کا ذکر وفکر زیادہ پر اثر اور نتیجہ خیز کیوں ہے؟ اس لئے کہ رات کی خاموش اور پرسکون فضا میں دل و دماغ کی یکسوئی ہوتی اور حضور قلب وروح ہوتا ہے' سکون کی اس فضا میں محبوب کا نقشہ نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے' وہم وگمان کے سارے پردے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں' اور انوار وتجلیات الٰہی سے قلب وجگر کے تاریک گوشے معمور ہو جاتے ہیں' حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں؛

بدرو یقیں پردہ ہائے خیال　　　　نماند سرا پردہ الا جلال

یقین کامل خیالات کے پردے پھاڑ دیتا ہے جلال الٰہی کے پردے کے علاوہ کوئی دوسرا پردہ درمیان میں حائل نہیں رہتا۔ اس کی مزید تشریح کے لئے بخاری شریف کی ایک طویل روایت کے ایک ٹکڑے پر غور فرمایئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؛

سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لاظل الا ظله الی آخر الحدیث)

میدان حشر میں سات قسم کے ایسے خوش نصیب انسان ہوں گے جو عرش الٰہی کے سائے تلے ہونگے جس دن عرش الٰہی کے علاوہ اور کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا' سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے سرکار ﷺ نے فرمایا ان سات نیک بختوں میں ایک وہ شخص ہوگا جو ذکر الله خالیا ففاضت عیناه الخ اللہ کو تنہائی میں یاد کرتا ہے اور اس کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں'' چند آیات مزید ملاحظہ فرمایئے لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجوا الله والیوم الاخر و ذکر الله کثیرا ط (احزاب) تمہارے لئے رسول کی زندگی میں بہترین مثال ہے۔ ان کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی ملاقات کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں''

فاذا قضیتم مناسکم فاذکروا الله کذکرکم آبائکم اواشد ذکرا ط فمن الناس من یقول ربنا اتنا فی الدنیا و ماله فی الاخرة من خلاق ه ومنهم من یقول ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اولئک لهم نصیب مما کسبوا والله سریع الحساب ه

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یعنی جب ارکان حج سے فارغ ہو جاؤ تو ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاؤ بالکل اس طرح جیسے اپنے آباء و اجداد اور خاندانی روایات کا ذکر کرتے ہو۔ بلکہ ذکر اللہ کی کیفیت اس سے بھی زیادہ شدید ہونی چاہئے۔ پس بعض لوگ تو ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو دنیا میں اسباب رزق عطا کر دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے اور بعض لوگ ایسے ہیں جو یوں کہتے ہیں کہ اے میرے پروردگار ہم کو دنیا کی زندگی میں خیر اور بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی فلاح و بہبود سے بہرہ ور کر دے اور عذاب جہنم سے نجات دیدے۔ پس یہی وہ خوش نصیب بندے ہیں کہ ان کی نیک کمائیوں کا ان کو اجر ملے گا۔ اور اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے"

الله نزل احسن الحديث كتابا متشابها مثانى تقشعر منه جلود الذين يخشون ربهم ثم تلين جلودهم وقلوبهم الى ذكر الله ذالك هدى الله يهدى به من يشاء ومن يضلل الله فماله من هاد (زمر) یعنی اللہ نے قرآن کی شکل میں ایسی بہترین کتاب نازل فرمائی جس کی آیات ایک دوسرے سے مشابہ ہیں اور بار بار پڑھی جاتی ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے جسم آیات الٰہی کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے اجسام وقلوب اللہ کے ذکر سے قریب تر ہو جاتے ہیں۔ یہ سراسر خدا کی راہ نمائی ہے جسے چاہتا ہے اس کے ذریعہ صحیح راہ کی ہدایت کر دیتا ہے اور جسے پروردگار گمراہ کر دے اس کے لئے کوئی راہ نما نہیں ہے۔"

یہ چند آیات حاضر ہیں اس سلسلہ کی تمام آیات کا استقصاء اور احاطہ مقصود نہیں ہے۔ ورنہ قرآن عزیز کا مطالعہ اس مفہوم کی مزید دیگر آیات کو سامنے لا دے گا۔ ان چند مذکورۃ الصدر آیات سے آپ پر یہ حقیقت منکشف ہوگئی کہ ایمان دار بندوں اور اہل اللہ کا قرآنی شعار اور اسلامی علامت ذکر الٰہی اور یاد محبوب ہے، وہ صبح و شام، روز و شب اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اور خلوت وجلوت میں ہمہ وقت اپنے محبوب حقیقی اور ملجا و ماویٰ کو یاد کرتے رہتے ہیں مخلوق کا اپنے خالق اور عابد کا اپنے معبود سے تعلق اور وابستگی کا یہی ایک ذریعہ ہے اس کے علاوہ سارے ذرائع و وسائل کمزور اور ناپائیدار ہیں۔

جو دل عشق الٰہی سے شناسائی نہ رکھتا ہو ۔۔۔ قسم اللہ کی ایمان سے قطعاً وہ خالی ہے
ہمیشہ خلوت وجلوت میں تجھ کو یاد رکھتا ہوں ۔۔۔ یہی وابستگی کی میں نے اک صورت نکالی ہے

© rasailojaraid.com